

فہرست مضامین

- 9 ✱ تقریظ
- 11 ✱ حرفِ اول
- 20 ✱ حدیث نمبر (۱): ”الدعا مخ العبادۃ“
- 20 ✱ حدیث نمبر (۲): ”لیس شیء اکرم . . .“
- 21 ✱ حدیث نمبر (۳): ”من لم يدع الله . . .“
- 21 ✱ حدیث نمبر (۴): ”من سره ان یکتال . . .“
- 22 ✱ حدیث نمبر (۵): عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
- 22 ✱ حدیث نمبر (۶): ”جو شخص مجھ پر جمعہ کے روز
- 23 ✱ حدیث نمبر (۷): جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز
- 23 ✱ حدیث نمبر (۸): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے
- 25 ✱ حدیث نمبر (۹): سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ
- 26 ✱ حدیث نمبر (۱۰): ادائیگی قرض کے لیے
- 26 ✱ حدیث نمبر (۱۱): نفس و شیطان کے مکائد سے بچنے کے لیے
- 27 ✱ حدیث نمبر (۱۲): ”اللہم انی اسألك حبك . . .“
- 27 ✱ حدیث نمبر (۱۳): ”اللہم اجعل حبك احب . . .“
- 27 ✱ حدیث نمبر (۱۴): ”اللہم انی ضعیف فقوفی . . .“

- 28 ﴿ حدیث نمبر (۱۵) : ”اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي صَبُوراً 28
- 28 ﴿ حدیث نمبر (۱۶) : ”اللّٰهُمَّ احْيِنِي مَسْكِيناً 28
- 29 ﴿ حدیث نمبر (۱۷) : ”اللّٰهُمَّ افْتَحْ اَقْفَالَ قُلُوبِنَا 29
- 29 ﴿ حدیث نمبر (۱۸) : ”دعا، جب مغرب کی اذان 29
- 29 ﴿ حدیث نمبر (۱۹) : ”اللّٰهُمَّ اِنِيْ اَسْأَلُكَ 29
- 30 ﴿ حدیث نمبر (۲۰) : ”دعا، جب بیت الخلاء میں 30
- 30 ﴿ حدیث نمبر (۲۱) : ”دعا، جب بیت الخلاء سے نکلے 30
- 30 ﴿ حدیث نمبر (۲۲) : ”دعا، جب وضو شروع کرے 30
- 31 ﴿ حدیث نمبر (۲۳) : ”دعا، جو وضو کرتے ہوئے پڑھے 31
- 31 ﴿ حدیث نمبر (۲۴) : ”دعا، جب گھر سے نکلے 31
- 31 ﴿ حدیث نمبر (۲۵) : ”دعا، جب مسجد میں داخل ہو 31
- 32 ﴿ حدیث نمبر (۲۶) : ”دعا، جب کھانا شروع کرے 32
- 32 ﴿ حدیث نمبر (۲۷) : ”دعا جب کپڑے پہنے 32
- 32 ﴿ حدیث نمبر (۲۸) : ”دعا، جب کھانے سے فارغ ہو 32
- 33 ﴿ حدیث نمبر (۲۹) : ”دعا، جب نیا چاند دیکھے 33
- 34 ﴿ حدیث نمبر (۳۰) : ”دعا، جب آئینے میں اپنا چہرہ دیکھے 34
- 34 ﴿ حدیث نمبر (۳۱، ۳۲) : ”دعا، جب کوئی خوشی پیش آئے 34
- 35 ﴿ حدیث نمبر (۳۳) : ”رضیت باللہ رباً وبالاً سلام 35
- 35 ﴿ حدیث نمبر (۳۴) : ”سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں 35
- 36 ﴿ حدیث نمبر (۳۵) : ”سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 36
- 37 ﴿ حدیث نمبر (۳۶) : ”سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے 37

- 37 ﴿ حدیث نمبر (۳۷) : ”ربنا اتنا فی الدنیا حسنة ﴿
- 38 ﴿ حدیث نمبر (۳۸) : زمزم پینے کے بعد جو کہ قبولیت ﴿
- 38 ﴿ حدیث نمبر (۳۹) : سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ﴿
- 39 ﴿ حدیث نمبر (۴۰) : اللّٰهُم اذهب عني الهم ﴿
- 40 ﴿ حدیث نمبر (۴۱) : ایک روایت میں ہے کہ ﴿
- 40 ﴿ حدیث نمبر (۴۲) : صلوة تنجینا ﴿
- 40 ﴿ حدیث نمبر (۴۳) : اللّٰهُم رحمتك ارجو فلا ﴿
- 41 ﴿ حدیث نمبر (۴۴) : اللّٰهُم اجعل اوسع رزقك ﴿
- 41 ﴿ حدیث نمبر (۴۵) : بسم الله وبالله ﴿
- 42 ﴿ حدیث نمبر (۴۶) : سیدنا روبیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ﴿
- 42 ﴿ حدیث نمبر (۴۷) : ایک حدیث میں ہے کہ ﴿
- 43 ﴿ حدیث نمبر (۴۸) : ”القول البديع“ میں ﴿
- 43 ﴿ حدیث نمبر (۴۹) : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿
- 44 ﴿ حدیث نمبر (۵۰) : ”ان لله وملتكته يصلون ﴿
- ﴿ مختصر الاعظم سے قرآنی آیات میں اور صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث میں خود ساختہ
- 48 عربی کے اضافے کا ثبوت ﴿
- 66 ﴿ مختصر الحزب الاعظم سے خود ساختہ اقوال کا ذکر ﴿

تقریظ

فضیلۃ الشیخ شیخ الحدیث الحافظ محمد یحییٰ الحامدی رحمۃ اللہ علیہ

مدیر و مدرس جامعہ البانیہ، فتح گڑھ ایجنسی، سیالکوٹ

نبی اکرم ﷺ امت کو ایسا دین دے کر گئے ہیں کہ جس کی راتیں بھی دنوں کی طرح روشن ہیں اور ایسا ضابطہ حیات دے گئے ہیں کہ جس میں رد و بدل اور قیاس و آراء کی کوئی ضرورت ہے اور نہ ہی کوئی گنجائش ہے لیکن مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ کتاب و سنت کو میزان و معیار بنانے کی بجائے اقوال الرجال کو ترجیح دی جانے لگی۔ ہر ایک نے دین کے اندر اپنے اپنے لیڈر منتخب کر لیے اور قرآن و حدیث کے ظاہری معنی لینا کفر سمجھا جانے لگا۔ نتیجتاً قرآن و حدیث کو بالائے طاق رکھ دیا گیا اور آئمہ کی قیاس آرائیوں کو حرز جاں بنالیا گیا۔ پھر اگر کوئی قرآن و حدیث کو سمجھنا چاہتا بھی ہو تو اس کے لیے مدارس کی خود ساختہ فقہی اصطلاحات، متکلمانہ مویشگافیوں اور گرائمر کے اسرار و رموز سے واقف ہونا ضروری قرار دیا جانے لگا جس کے نتیجے میں عوام الناس قرآن و حدیث سے کوسوں دور ہو گئے۔

ہمارے فاضل نوجوان الشیخ خرم شہزاد صاحب ان ہی فاصلوں کو مٹانے کے لیے انتہائی سرگرم نظر آتے ہیں۔ تحقیق و تخریج ان کا ذوق اور شوق ہے۔ عوام میں پھیلائی ہوئی جھوٹی روایات کی خوب خبر لیتے ہیں۔ راویوں کی چھان بین میں جھوٹے کو سچے، سے فاق کو عادل سے، قوی الحافظ کو ضعیف الحافظ سے، متشدد کو متساهل سے الگ الگ کر کے عوام الناس کو خبردار کر دیتے ہیں۔ قرآن کی یہ آیت ”یا ایہا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنبیاً فتبینوا“ کی عملی تصویر بنے ہوئے ہیں۔ حدیث پر گرد و غبار کو صاف کرنا اور واعظین کی

بیان کردہ روایات پر جرح کرنا ہمارے آئمہ محدثین اور اسلاف کی روایات میں داخل ہے۔ اس کام کو تجدید دین اور احیاء اسلام کہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نضر اللہ امرأ سمع منی حدیثاً فحفظه حتی یبلغه .))

میں اور ادارہ جامعہ البانیہ کے اساتذہ و طلباء دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ الشیخ خرم شہزاد بھائی صاحب کو خدمت حدیث میں مزید آگے بڑھادے۔

والسلام

محمد یحییٰ حامدی

17-5-2016



حرفِ اوّل

ان الحمد لله نحمده ونستعينه من يهدي الله فلا مضل له
ومن يضلل فلا هادي له وأشهد أن لا اله الا الله وحده
لا شريك له وأشهد أن محمد عبده ورسوله . أما بعد:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي))^①

”جس نے میری سنت سے منہ موڑا، وہ ہم میں سے نہیں۔“

اس حدیث سے ہمیں سنت کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے کہ سنت کے بغیر انسان نامکمل ہی نہیں بلکہ آخرت میں ناکامی کا منہ دیکھنے پڑے گا کیونکہ بروز محشر ہر وہ عمل جس پر محمدی مہر ہوگی، وہی قابل قبول ہوگا وگرنہ ہر وہ عمل جو سنت سے ثابت نہیں وہ مردود ہے۔ جیسا کہ فرمان نبوی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد))^②

”جس نے ہمارے حکم (دین) میں ایسی بات نکالی جو اس میں موجود نہیں تو وہ مردود ہے۔“

ہمارے اس معاشرے میں جس میں ہم رہ رہے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگوں نے بظاہر عوام الناس کے فائدے کے لیے (جب کہ الٹا نقصان ہی ہوا ہے) دعاؤں اور وظائف

① صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح .

② صحیح بخاری: ۲۶۹۷ .

وغیرہ پر مختلف کتابیں لکھی لیکن انھوں نے ان کتابوں میں صحیح، ضعیف، سخت ضعیف، موضوع و من گھڑت ہر قسم کی روایات کو نقل کر دیا ہے جب کہ ان کا یہ فعل انتہائی خطرناک ہے، خود ان کے لیے اور بالخصوص عوام الناس کے لیے جو ان ضعیف اور من گھڑت روایات پر عمل پیرا ہیں اور سنت سمجھ کر عمل کر رہے ہیں۔

اسی خطرے کے پیش نظر عوام الناس کو مطلع کرنے کے لیے ہمارے بہت ہی پیارے قابل احترام دوست شیخ محمد علی سلفی بھائی رحمۃ اللہ علیہ نے راقم الحروف کو یہ کتاب ”مختصر الحزب الاعظم“ مرتب صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی پر تحقیق و تخریج کے لیے ترغیب دی۔ اللہ تعالیٰ شیخ محمد علی سلفی بھائی رحمۃ اللہ علیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے عمل، عمر، علم اور رزق میں برکت عطا فرمائے اور ان سے زیادہ سے زیادہ دین کا کام لے۔ آمین

”مختصر الحزب الاعظم“ (مرتب: صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی) میں ضعیف، سخت ضعیف، موضوع (جھوٹی) و من گھڑت اور خود ساختہ روایات کی بھرمار ہے (صحیح روایات کم ہیں) راقم نے جب اس کتاب ”مختصر الحزب الاعظم“ پر تحقیق و تخریج کا کام شروع کیا تو ساری کتاب پر مکمل کام کرنے کا ارادہ تھا لیکن بعد میں راقم نے اپنی علمی مصروفیات اور وقت کی قلت کے پیش نظر صرف ”۵۰“ روایات کی تحقیق و تخریج پر اکتفاء کیا ہے جن میں ضعیف، سخت ضعیف، موضوع و من گھڑت اور خود ساختہ روایات شامل ہیں جب کہ اس کے علاوہ ابھی بھی اس کتاب میں اندازاً ۳۰ سے اوپر ضعیف اور موضوع و من گھڑت روایات موجود ہیں اور اس کے علاوہ تقریباً ”۱۰“ خود ساختہ و طائف ہیں جن کا سنت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ و طائف مردود ہیں اور چند بزرگوں کے نام پر خود ساختہ خواب ہیں جن کی اسلام میں کوئی وقعت نہیں۔ ایک خود ساختہ خواب بطور آگاہی ملاحظہ فرمائیں: ابو عبد اللہ قسطلانی کو خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی انھوں نے اپنی غربت کی شکایت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ درود ”اللہم صل علی (سیدنا) محمد و علی ال (سیدنا)

محمد وهب لنا اللهم من رزقك الحلال الطيب المبارك ما تصون به وجوهنا عن التعرض الى احد من خلقك“ پڑھنے کو فرمایا۔^①

اس خواب پر تبصرے سے قطع نظر، اول تو یہ سارا خود ساختہ خواب جھوٹ کا پلندہ ہے جب کہ اس خواب کو بیان کرنے والا قسطلانی نیک بزرگ نہیں بلکہ گمراہ شخص تھا۔ یہ تفصیل کا موقع محل نہیں اور سب سے بڑا ظلم اس کتاب ”مختصر الحزب الاعظم“ مرتب صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی نے یہ کیا ہے کہ اس کتاب میں تقریباً ”۳۰“ کے قریب مختلف قرآنی آیات ہیں، اور ہر قرآنی آیت کے ساتھ خود ساختہ درود (عربی میں) نقل کیا ہے اور پڑھنے والا عام شخص اس خود ساختہ عربی میں درود کو قرآن ہی سمجھے گا۔ نعوذ باللہ صرف ایک مثال ملاحظہ فرمائیں:

”اللهم صلی وسلم اشرف الصلوة والتسليم على حبيبك سيدنا ونبينا محمد عبدك ورسولك صاحب الحوض المورود الذي قلت في حقه ”انا اعطيناك الكوثر“ (الكوثر)^②

”اللهم صلی وسلم اشرف الصلوة سے لے کر قلت في حقه“ تک خود ساختہ ہے۔ اس کے بعد ”انا اعطيناك الكوثر“ یہ قرآن کی آیت مبارکہ ہے بہر حال یہ خود ساختہ درود صوفی محمد اقبال صاحب کا اضافہ ہے، بات یہی ہی ختم نہیں ہوتی بلکہ صوفی محمد اقبال صاحب نے بعض صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث میں بھی یہی خود ساختہ عربی درود کا اضافہ کیا ہے۔

صرف ایک مثال ملاحظہ فرمائیں:

”اللهم صلی وسلم اشرف الصلوة والتسليم على حبيبك

① مختصر الحزب الاعظم، ص: ۳۲، ۳۳۔

② مختصر الحزب الاعظم، ص: ۸۶، ۸۷۔

سیدنا و نبینا محمد عبدك و رسولك الذی قال عن نفسه لا
یومن احدكم حتی اكون احب الیه من والده وولده والناس
اجمعین۔^❶

یہ ”لا یومن احدكم حتی اكون احب الیه من والده وولده والناس
اجمعین“ ٹکڑا حدیث کا صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے۔ باقی خود ساختہ عربی درود صوفی
محمد اقبال صاحب کا اضافہ ہے۔ بہر حال ایسی روش انتہائی خطرناک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب
کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین

”مختصر الحزب الاعظم“ کو پڑھنے اور پڑھانے والوں کے لیے اس میں موجود ضعیف،
موضوع و من گھڑت روایات کا علم ہو جانے کے بعد بیان کرنا کبیرہ گناہ ہے کیونکہ کتاب و
سنت میں ایسے عمل کرنے پر سخت وعید آئی ہے اور اسی کتاب و سنت کی روشنی میں یہ کتاب
”مختصر الحزب الاعظم“ باطل ثابت ہوتی ہے۔ (صحیح احادیث اور قرآنی آیات کے علاوہ)
لہذا کتاب و سنت (وسلف صالحین) کی روشنی میں ضعیف اور موضوع و من گھڑت روایات
بغیر تحقیق کے بیان کرنے، ان پر عمل کرنے پر جو وعید آئی ہے مختصراً وضاحت ملاحظہ فرمائیں:
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اے ایمان والو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق
کر لیا کرو۔“ (الحجرات: ۶)

امام مسلم رحمہ اللہ نے اس آیت سے صحیح اور ضعیف کے درمیان تمیز کرنے پر استدلال کیا
ہے (اور موضوع و من گھڑت روایات بیان کرنا تو ویسے ہی حرام ہے) صحیح اور ضعیف
احادیث کی معرفت اور ان کے مابین تمیز کرنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح رسول
اللہ ﷺ کی اطاعت ضروری ہے۔ چنانچہ امام ابی احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی (۲۷۷ھ،

❶ مختصر الحزب الاعظم، ص: ۱۰۷، ۱۰۸۔

۳۶۵ھ) کہتے ہیں: جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم پر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض کی ہے اسی طرح آپ ﷺ کی اقتداء، آپ ﷺ کے آثار کی اتباع اور آپ ﷺ کی حدیث میں چھان بین بھی فرض کی ہے تاکہ صحیح روایات کو سقیم اور قوی کو ضعیف روایات سے معلوم کیا جاسکے۔^①

امام مسلم فرماتے ہیں: جو شخص ضعیف حدیث کے ضعف کو جاننے کے باوجود بیان نہیں کرتا ہے تو وہ اپنے اس فعل کی وجہ سے گناہ گار اور عوام الناس کو دھوکا دیتا ہے.....“^②

رسول اللہ ﷺ کی کئی احادیث میں حدیث کے معاملے میں چھان بین اور احتیاط کرنے کا حکم دیا گیا ہے جن میں سے چند پیش خدمت ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں دجال اور کذاب (جھوٹے) ہوں گے، وہ تمہیں ایسی ایسی احادیث سنائیں گے جنہیں تم نے اور نہ ہی تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہوگا، لہذا ان سے اپنے آپ کو بچانا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو گمراہ کر دیں اور فتنہ میں ڈال دیں۔^③

ایک اور حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات (بلا تحقیق) بیان کر دے۔^④

امام ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن حمدویہ الحاکم اس حدیث کی تشریح میں کہتے ہیں: اور اس حدیث میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ صحیح روایات کو سقیم (ضعیف) روایات سے معلوم کیا جائے اور مجروحین کی روایات سے اجتناب کیا جائے خصوصاً جب کہ محدث کو ان میں کسی طرح کی جرح معلوم ہو۔^⑤

① الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۷۸/۱.

② صحیح مسلم: ۵۸/۱.

③ صحیح مسلم: ۳۰/۱.

④ صحیح مسلم: ۲۸/۱.

⑤ المدخل الی الصحیح للحاکم: ص ۱۰۹.

اسی طرح سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کسی شخص کے جھوٹ کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جو بات سنے اس کو بیان کر دے۔^①

ایک اور مقام پر حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ سے حدیث بیان کرے اور وہ خیال کرتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ خود جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔^②

اس حدیث کی تشریح میں امام ترمذی نے امام دارمی سے نقل کیا ہے کہ امام ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی (۱۸۱ھ، ۲۵۵ھ) فرماتے ہیں: جب آدمی کوئی حدیث بیان کرے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اصل نہ ہو تو مجھے خطرہ ہے کہ کہیں وہ اس حدیث (کی وعید) میں داخل نہ ہو جائے۔^③

اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ضعیف کی بجائے صحیح اور باطل کی بجائے حق کے پہنچانے کا حکم دیا ہے نہ کہ ہر اس چیز کے پہنچانے کا جو آپ سے روایت کی گئی ہے، میری اس بات کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

سیدنا ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! (صحابہ کرام) میرے حوالے سے کثرت کے ساتھ حدیث بیان کرنے سے بچو اور جو میری طرف نسبت کر کے کوئی بات کہے تو وہ صرف صحیح اور حق بات کہے، اس لیے کہ جو شخص میری طرف کسی جھوٹی بات کو منسوب کرے گا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔^④

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صحیح کی بجائے جھوٹی (یا ضعیف) بات منسوب کرنے کی جو وعید آئی ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے بعض صحابہ کرام کثرت سے حدیثیں بیان کرنے سے ڈرتے تھے کہ کہیں ہم سے انجانے میں آپ کی طرف کوئی جھوٹ منسوب نہ ہو جائے۔

① صحیح مسلم: ۱/۲۸-۲۹.

② صحیح مسلم: ۱/۲۶.

③ السنن الترمذی: ۳/۱۸۸.

④ السنن الدارمی: ۲۴۳، اسنادہ حسن.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک میں جو تم سے بہت سی حدیثیں بیان نہیں کرتا اس کی یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔“^①

بہر حال رسول اللہ ﷺ کی طرف سے صحیح (حدیث) اور حق بات پہنچانے کا حکم ہے، نہ کہ ضعیف اور باطل۔

امام مجاہد بن جبر (۲۰ھ، ۱۰۳ھ) کہتے ہیں کہ بشیر بن کعب عدوی، سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور احادیث بیان کرنا شروع کیں اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا: لیکن سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نہ اس کی احادیث غور سے سنیں اور نہ ہی اس کی طرف دیکھا۔ بشیر بن کعب نے عرض کیا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہ کیا بات ہے کہ میں آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کر رہا ہوں اور آپ سنتے ہی نہیں؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ایک وہ وقت تھا کہ جب ہم کسی سے یہ سنتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو ہماری نگاہیں دفعتاً بے اختیار اس کی طرف لگ جاتیں اور غور سے اس کی حدیث سنتے لیکن جب سے لوگوں نے ضعیف اور ہر قسم کی روایات بیان کرنا شروع کر دیں تو ہم صرف اسی حدیث کو سن لیتے ہیں جس کو صحیح سمجھتے ہیں۔^②

میرے بھائیو! آپ خود ہی فیصہ کر لیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کا یہ حال تھا اور اس کے بعد کے دور کا کیا حال ہوگا اور ان ادوار کی نسبت آج کے دور کا حال؟ بہر حال سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بشیر بن کعب عدوی کی غیر ثابت شدہ احادیث کی طرف دھیان نہ کرنا، اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی درج ذیل حدیث بہترین عکاسی کرتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور جب تم (یہ خطاب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ہے) میری جانب سے کوئی ایسی حدیث سنو کہ تمہارے دل اس (ضعیف و جھوٹی حدیث) کا انکار کریں اور تمہارے (صحابہ

② صحیح مسلم: ۱/۳۱۔

① صحیح بخاری: ۱۰۸۔

کرام کے) بدن اور بال اس (ضعیف و جھوٹی حدیث) سے علیحدگی کریں اور تم سمجھ لو کہ وہ (ضعیف و جھوٹی حدیث) تم سے بہت دور ہے تو میں اس سے بھی زیادہ دور ہوں۔^❶

صحیح اور ضعیف روایات کی پہچان اور ان میں تمیز کرنا اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف غیر ثابت شدہ حدیث کی نسبت کرنے سے بچا جاسکے اس لیے کہ آپ ﷺ کی طرف غیر ثابت شدہ چیز کی نسبت کرنے کے بارے میں سخت وعید آئی ہے جیسا کہ اس کے بارے میں بعض احادیث گزر چکی ہیں۔

اسی مسئلہ کے متعلق امام ابن حبان (۲۷۱ھ، ۳۵۴ھ) نے اپنی کتاب ”صحیح ابن حبان“ میں ایک باب یوں باندھا ہے ”فصل ذکر ایجاب دخول النار لمن نسب الشیء الى المصطفیٰ وهو غیر عالم بصعته“ اس بات کا ذکر کہ ایسے شخص کا دوزخ میں داخل ہونا لازم ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی ایسی چیز منسوب کرے جس کی صحت کا اسے علم نہ ہو۔^❷

بہر حال کتاب و سنت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محدثین کے اقوال سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حدیث کو چھان بین اور مکمل تحقیق کے بعد بیان کرنا چاہیے اور ضعیف و موضوع (جھوٹی) اور من گھڑت روایات بیان نہیں کرنی چاہیے، ورنہ رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ سن لیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

((من یقل علی ما لم اقل فلیتبعوا مقعده من النار .))^❸

”جس شخص نے میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا

ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔“

اس مضمون کو مفصل پڑھنے کے لیے راقم الحروف کی کتاب ”الضعفاء والمتروکین

❶ مسند أحمد: ۵/ ۴۲۵، اسنادہ صحیح . ❷ صحیح ابن حبان: ۲۸ .

❸ صحیح بخاری: ۱۰۹ .

جلد اول ص ۴۷ تا ۶۳“ اور دوسری کتاب ”الصحيفة فى الاحاديث الضعيفة من سلسلة الاحاديث الصحيحة للألبانى ص ۱۷ تا ۲۱“ کا مطالعہ مفید رہے گا۔ ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس کاوش کو اور میرے قابل احترام دوست شیخ محمد علی سلفی بھائی رحمۃ اللہ علیہ کی کوشش کو قبول فرمائے اور اسے میرے لیے اور میرے اہل خانہ، میرے تمام دوستوں اور شیخ محمد علی سلفی بھائی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

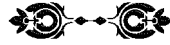
اللہ تعالیٰ ہم سب کو زندہ رکھے تو دین اسلام پر اور موت دے تو شہادت کی۔ (آمین)

خادم کتاب و سنت

ابو محمد خرم شہزاد

۵ شعبان ۱۴۳۷ھ

۱۳ مئی بروز جمعرات ۲۰۱۶ء



مختصر الحزب الاعظم

کی شرعی حیثیت قرآن و سنت کی روشنی میں

حدیث نمبر (۱): ”الدعا مخ العبادۃ“

ترجمہ: ”دعا عبادت کا مغز ہے۔“ (مختصر الحزب الاعظم: ص ۶)

جواب: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس حدیث کو السنن الترمذی (۳۳۷۱)، المعجم الاوسط (۳۱۹۶)، الدعاء للطبرانی (۸) نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس روایت میں ابن لہیعہ راوی جو کہ ضعیف راویوں سے تدریس میں مشہور ہے۔ (الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۷۷) اور عن سے روایت کر رہا ہے لہذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

حدیث نمبر (۲): ”لیس شیء أکرم علی اللہ تعالیٰ من الدعاء“

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔“

(مختصر الحزب الاعظم: ص ۶)

جواب: یہ حدیث ضعیف ہے اس حدیث کو السنن الترمذی (۳۳۷۰)، سنن ابن ماجہ (۳۸۲۹)، مسند أحمد: ۲/ ۳۶۲، مسند البزار (۹۵۵۵)، مسند أبوداود الطیالسی (۲۷۰۸)، مستدرک للحاکم (۱۸۰۱)، الادب المفرد للبخاری (۷۱۲)، المعجم الکبیر للطبرانی (۵۳۲)، المعجم الاوسط (۲۵۲۳)، الدعاء للطبرانی (۲۸)، الدعوات الکبیر للبیہقی (۳)، شرح السنة للبعوی (۱۳۸۸)، شعب الایمان للبیہقی (۱۰۷۱)، صحیح

ابن حبان (۸۷۰)، معجم ابن الاعرابی (۲۰۸۲) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس روایت میں قتادہ راوی مشہور مدلس ہے (الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۱۱۱) اور ”عن“ سے روایت کر رہا ہے لہذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

حدیث نمبر (۳): ”من لم يدع الله غضب عليه“

ترجمہ: ”جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتے ہیں۔“
(مختصر الحزب الأعظم: ص ۶)

جواب: یہ ضعیف ہے۔ اس حدیث کو السنن الترمذی (۳۳۷۳)، سنن ابن ماجہ (۳۸۲۷)، الادب المفرد للبخاری (۶۵۸)، مسند أحمد: ۴۴۳/۲، شرح السنة للبلغوی (۱۳۸۹)، مصنف ابن أبی شیبہ (۲۹۷۷۹)، مسند البزار (۹۴۲۵)، مسند أبویعلی (۶۶۵۵)، الدعوات الكبير للبيهقي (۶۵۸)، مستدرک للحاکم: ۴۹۱/۱ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس روایت میں ابوصالح الخوزی ”لین الحديث“ (ضعیف) ہے۔ (تحریر تقریب التہذیب: ۲۱۶/۴) اور دوسرا راوی ”ابوالملیح اسمہ صبیح کی توثیق، امام ابن معین سے باسند نہیں ملی۔ (واللہ اعلم) لہذا یہ راوی ”مجهول“ ہے۔

حدیث نمبر (۴): ”من سره ان يكتال بالمكيال الاوفى اذا صلى

علينا اهل البيت“

ترجمہ: ”جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ درود پڑھا کرے ہمارے گھرانے پر تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے (یعنی خوب وافر ثواب ملے۔“)
(مختصر الحزب الأعظم: ص ۲۰-۲۱)

جواب: یہ حدیث ضعیف ہے اس حدیث کو السنن أبی داؤد (۹۸۴)،

السنن الكبرى للبيهقي (٢٩٨٠)، الضعفاء الكبير للعقيلي (٤٠٢/٢)،
 شعب الايمان للبيهقي (١٨٩/٢)، التاريخ الكبير للبخاري (٨٧/٣)،
 تهذيب الكمال (٥٩/١٩)، كلهم حدثنا حبان بن يسار الكلابي حدثني ابو
 مطرف عبيد الله بن طلحة بن عبيد الله بن كرز حدثني محمد بن علي
 الهاشمي عن المجر عن ابي هريرة رضي الله عنه نے روایت کیا ہے اس روایت میں راوی
 حبان بن یسار الکلابی ضعیف اور عمر کے آخری حصہ میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ (تحریر
 تقریب التہذیب: ٢٤٤ / ١ اور ابو مطرف عبيد الله بن طلحة راوی مقبول یعنی مجہول الحال
 ہے۔ (تقریب التہذیب: ص ٢٢٥)

حدیث نمبر (٥): عبد الله بن مسعود رضي الله عنه سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ
 جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو بہتر طریقہ پر درود بھیجنے کی کوشش کرو تم جانتے نہیں تمہارا
 درود آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ١٨-١٩)

جواب: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس حدیث کو السنن ابن ماجہ (٩٠٦)،
 مسند ابو یعلیٰ (٥٢٦٧)، شعب الايمان للبيهقي (١٤٥٣)، مسند الشاشی
 (٦٠٠)، الفوائد لابن منده (٢٩)، حلیۃ الأولیاء (٢٧١/٤)، کلهم حدثنا
 المسعودی عن عون بن عبد الله عن أبي فاخته عن الاسود بن یزید عن عبد
 الله بن مسعود رضي الله عنه سے روایت کیا ہے اس روایت میں راوی المسعودی گو کہ ”صدوق“ ہے
 لیکن اس کو عمر کے آخری حصہ میں اختلاط ہو گیا تھا، اس روایت میں اختلاط سے قبل بیان کرنا
 ثابت نہیں۔ (نہایۃ الغتباط، ص: ٢٠٥)

حدیث نمبر (٦): ”جو شخص مجھ پر جمعہ کے روز ”٨٠“ مرتبہ درود پڑھے گا، اس
 کے ”٨٠“ سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“ (مختصر الحزب الأعظم: ص ٣٢)

جواب: یہ حدیث موضوع (جھوٹی) ہے اس حدیث کو لسان المیزان

(۲/۵۶۳)، الدیلمی (۲/۲۵۵) من طریق الدارقطنی عن عون بن عمارۃ حدثنا سكن البرجمی عن الحجاج بن سنان عن علی بن زید عن سعید بن المسیب عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں علی بن زید راوی ضعیف ہے۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر: ۴/۲۰۳، ۲۰۴)

سند میں دوسرا راوی حجاج بن سنان راوی متروک ہے۔ (میزان الاعتدال للذہبی ۱/۴۶۳) سند میں تیسرا راوی عون بن عمارۃ منکر الحدیث، متروک الحدیث ہے۔ (میزان الاعتدال للذہبی: ۳/۳۰۶) باقی سند میں بھی نظر ہے۔

حدیث نمبر (۷): جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے ”۸۰“ مرتبہ یہ درود پڑھے ”اللہم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ وسلم تسلیماً“ اس کے ”۸۰“ سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۴۰)

جواب: یہ روایت امام سخاوی نے ”القول البدیع“ ص ۱۹۷، ۱۹۸ پر بغیر سند کے نقل کی ہے، امام سخاوی ”۹۰۶ھ“ میں فوت ہوئے لہذا یہ روایت بے سند ہونے کی وجہ سے باطل اور مردود ہے۔

حدیث نمبر (۸): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں انتقال کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، رزق دیا جاتا ہے۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۴۱)

جواب: یہ حدیث سخت ضعیف ہے اور مختلف حدیثوں کو ملا کر ایک حدیث بنایا گیا

ہے بہر حال اس حدیث کو سنن النسائی، کتاب الجمعة، سنن أبي داؤد، کتاب الصلوٰۃ، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ، سنن الدارمی، کتاب الصلاة، السنن الكبرى للبيهقي، کتاب الجمعة، صحيح ابن خزيمة، فضل الجمعة، صحيح ابن حبان، باب الادعية، ذکر مصنف ابن ابی شيبه، کتاب الجمعة اور مسند أحمد: ۸/۴، وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

ان تمام کتب کی سند میں مرکزی راوی عبد الرحمن بن یزید بن جابر ”متروک الحدیث“ اور ”منکر الحدیث“ ہے۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر: ۳/۴۳۴، ۴۳۵)

دوسری سند رواہ الحاکم فی المستدرک ۲/۴۲۱، البيهقي في حياة الانبياء في قبورهم، ص ۲۸، من طرق الوليد بن مسلم حدثني ابو رافع عن سعيد المقبري عن أبي مسعود الانصاري مرفوعاً.

اوّل:..... اس روایت کی سند میں اسماعیل بن رافع (ابو رافع) راوی ”منکر الحدیث“ اور ”متروک الحدیث“ ہے۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر: ۱/۱۸۷، ۱۸۸)

دوم:..... راوی ولید بن مسلم تدلیس تو یہ کرتا تھا۔ (الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين، ص: ۱۴۶)
اس روایت میں سماع بالمسلسل نہیں ہے۔

تیسری سند: ”السنن الكبرى للبيهقي: ۳/۲۴۹“ میں راوی ابواسحاق السبعي ”مدلس“ ہے (الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين، ص: ۵۸) اور عن سے روایت کر رہا ہے اور اسے اختلاط بھی ہو گیا تھا۔ (نهاية الاغتراب، ص ۲۷۳)

چوتھی سند: ”الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: ۲/۱۲۹“ میں درست بن زیاد راوی و ابی الحدیث اور منکر الحدیث ہے۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر: ۲/۱۲۴، ۱۲۵) اور دوسرا راوی یزید الرقاشی بھی ”منکر الحدیث“ اور ”متروک الحدیث“

ہے۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر: ۶/ ۱۹۵، ۱۹۶)
 پانچویں سند: مسند الشافعی (۴۳۱) میں ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ راوی مدلس (الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص: ۷۴) اور متروک، منکر الحدیث، کذاب ہے۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر: ۱/ ۱۰۳، ۱۰۴) نیز یہ سند مرسل ہے کیونکہ صفوان بن سلیم تابعی ہے۔

چھٹی سند: رواہ ابن ابی حاتم فی ”العلل: ۱/ ۲۰۵“ میں قتادہ راوی مشہور مدلس ہے (الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص: ۵۸، ۵۹) اور سند میں دوسرا راوی سعید بن بشر ”منکر الحدیث“ متروک ہے۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر: ۲/ ۲۹۱، ۲۹۲)

ساتویں سند: أخرجة البيهقي في السنن الكبرى: ۳/ ۲۴۹، و حياة أنبياء في قبورهم، ص: ۲۹ میں امام مکحول کا ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ (کتاب المراسیل لابن ابی حاتم، ص: ۲) نیز اس سند میں حماد بن سلمہ سے روایت کرنے والا ابراہیم بن حجاج ہے اور حماد بن سلمہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ (تحریر تقریب التہذیب: ۱/ ۳۱۸، ۳۱۹) اور ابراہیم بن حجاج کا حماد بن سلمہ سے قبل از اختلاط سننا ثابت نہیں اور اصول حدیث کی رو سے بعد از اختلاط روایت ضعیف ہوتی ہے۔

حدیث نمبر (۹): سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر برآمد ہوئے اور فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ سے کچھ حاجت ہو یا اللہ کی مخلوق میں کسی سے حاجت ہو تو وہ وضو کرے اور دو رکعت پڑھے، پھر کہے: ”لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين اللهم اني اسالك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والعصمة من كل ذنب والغنيمة من كل برو السلامة من كل اثم الا تدع لي ذنبا الا غفرتة ولاهما الا فرجتة

ولا حاجة هي لك.....“ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۸۲، ۸۵، ۸۶)

جواب:..... یہ حدیث سخت ضعیف ہے اس حدیث کو سنن ابن ماجہ (۱۳۸۴)، السنن الترمذی (۴۷۹)، مسند البزار (۳۳۷۴)، مستدرک حاکم (۱۲۲۹) نے روایت کیا ہے، ان تمام کتب کی سند میں مرکزی راوی فائد بن عبد الرحمن الکوفی ابو الورقاء العطار موقوف الحدیث اور منکر الحدیث ہے۔

(تہذیب التہذیب: ۴/ ۴۷۸، ۴۷۹)

حدیث نمبر (۱۰):..... ادائیگی قرض کے لیے رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو (درج ذیل دعا) تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ اگر احد پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو ادا ہو جائے گا۔ ”اللہم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک.“ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۸۸)

جواب:..... یہ حدیث ضعیف ہے اس حدیث کو سنن ترمذی (۳۵۶۳)، الاحادیث المختارة للمقدسی (۴۸۹، ۴۹۰)، مستدرک حاکم (۱۹۷۳)، مسند أحمد: ۱/ ۱۵۳، ح ۱۳۱۸، مسند البزار (۵۶۳) نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ان تمام کتب کی سند میں مرکزی راوی عبد الرحمن بن اسحاق بن سعد بن الحارث ابوشیبہ الواسطی سخت ضعیف ہے۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر: ۳/ ۳۳۷)

حدیث نمبر (۱۱):..... نفس وشیطان کے مکائد سے بچنے کے لیے یہ بہترین دعا ہے: ”اللہم انی اعوذبک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق“ ”اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ضد سے اور نفاق سے اور تمام بُرے اخلاق سے۔“

(مختصر الحزب الأعظم: ص ۹۱)

جواب:..... یہ حدیث ضعیف ہے اس حدیث کو سنن ابوداؤد (۱۵۴۶)، سنن

نسائی (۵۴۷۳) نے روایت کیا ہے، اس روایت میں ضبارۃ راوی مجہول ہے۔ اس کا کوئی شواہد بھی صحیح نہیں ہے۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر: ۳/۲۶۱)

حدیث نمبر (۱۲): ”اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یَبْلُغُنِیْ حُبَّکَ“ ”اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری محبت اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور وہ کام جو مجھ کو تیری محبت نصیب کرے۔“ ان دعاؤں میں ایمان، عمل صالح اور اللہ جل شانہ کی محبت کی طلب ہے کیونکہ محبت ہی اخلاص کا سبب ہے اور عمل کو آسان کرتی ہے۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۹۷)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ترمذی: (۳۴۹۰)، أبو نعیم فی حلیۃ: ۱/۲۲۶، ۲۲۷، مستدرک حاکم: ۲/۴۳۳ میں ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث عبد اللہ بن ربیعہ بن یزید دمشقی کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر: ۳/۴۶۹)

حدیث نمبر (۱۳): ”اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ احَبَّ اِنِّیْ مِنْ نَفْسِیْ وَاهْلِیْ وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ“ ”اے اللہ! میرے دل میں اپنی محبت اپنی جان اور اپنے اہل اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے بھی زیادہ پیاری بنا دے۔“ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۹۷)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو بھی سنن ترمذی: (۳۴۹۰)، ابونعیم فی حلیۃ: ۱/۲۲۶، ۲۲۷، مستدرک حاکم: ۲/۴۳۳ نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث بھی عبد اللہ بن ربیعہ بن یزید دمشقی کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر: ۳/۴۶۹)

حدیث نمبر (۱۴): ”اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقُوْفِیْ رِضَاکَ ضَعْفِیْ وَخُذْ اِلَی الْخَیْرِ.....“

بریدہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ نے یہ دعا سکھلائی تھی۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۰۱، ۱۰۲)

جواب: سخت ضعیف ہے۔ اس حدیث کو المعجم الاوسط الطبرانی نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یہ حدیث ابوداؤد اعمیٰ کے سخت ضعیف ہونے کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر: ۶/ ۵۷۹-۵۸۰)

حدیث نمبر (۱۵): ”اللہم اجعلنی صبوراً واجعلنی شکوراً واجعلنی فی عینی صغیراً وفی اعین الناس کبیراً“ ”اے اللہ! مجھے اعلیٰ درجہ کا صبر کرنے والا اور نہایت شکر گزار بندہ بنادے اور مجھے اپنی نظروں میں چھوٹا اور دوسروں کی نظروں میں بڑا بنادے۔“

یہ صبر و شکر اور تواضع کا احسن طریقہ سے سوال ہے اور بہت جامع دعا نبوی ہے۔
(مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۰۲)

جواب: اس حدیث کو مسند البزار (۳۱۹۸) نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یہ حدیث عقبۃ الاصم کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(تہذیب التہذیب لابن حجر: ۴/ ۵۲۹)

حدیث نمبر (۱۶): ”اللہم احینئ مسکیناً، وامتنئ مسکیناً، واحشرنئ فی زمرة المساکین“ ”اے اللہ! مجھے جیتا رکھ تو مسکین خاکسار جیتا رکھ اور اٹھا تو مسکین اٹھا اور جب میرا حشر ہو تو مسکینوں کی جماعت میں ہو۔“
یہ تواضع کے لیے دعا نبوی ہے۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۱۱)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ابن ماجہ: (۴۱۲۶)، سنن ترمذی (۲۳۵۲)، عبد بن حمید (۱۰۰۰)، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۱۲/ ۷، تاریخ بغداد للخطیب: ۴/ ۱۱۱ نے ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

ہے یہ حدیث ابوالمبارک کے مجہول ہونے اور یزید بن سنان کو جمہور محدثین کے ضعیف کہنے کی وجہ سے ضعیف ہے اس کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر: ۷/۱۵۷-۱۵۹-۴۸۲)

حدیث نمبر (۱۷): ”اللّٰهُمَّ افْتَحْ اَقْفَالَ قُلُوبِنَا بِذِكْرِكَ وَاَتِمَّ عَلَيْنَا نِعْمَتَكَ وَاسْبِعْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ“ ”اے اللہ! ہمارے دلوں کے قفل اپنی یاد سے کھول دے اور اپنی نعمت ہم پر پوری فرما دے اور اپنا فضل کامل کر دے اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں بنالے۔“

نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دینا شروع کرے تو یہ دعا پڑھا کرو۔
(مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۲۸، ۱۲۹)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۱۰۰)، مسند الفردوس الدیلمی: ۱/۱/۵۹ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، یہ حدیث عمر بن خالد الوہبی اور الحسن بن حاتم الالہانی ان دونوں کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للالبانی: ۲۵۷۰)

حدیث نمبر (۱۸): دعا، جب مغرب کی اذان ہو: اللّٰهُمَّ هَذَا اِقْبَالَ لَيْلِكَ وَادْبَارَ نَهَارِكَ وَاصْوَاتِ دَعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ . (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۴۳)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ترمذی (۳۵۸۹)، السنن الکبریٰ للنسائی: ۶/۲۰۸ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے یہ حدیث عبدالرحمن بن اسحاق کے ضعیف اور حفصہ بنت ابی کثیر اور ابی کثیر ان دونوں کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر، ص: ۱۹۸-۴۲۳، ۴۶۷)

حدیث نمبر (۱۹): ”اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرِ

المخرج بسمه الله ولجنا وبسم الله خرجنا وعلى الله ربنا توكلنا“ دعاء، جب گھر میں داخل ہو۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۴۳)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ابوداؤد (۵۰۹۶)، المعجم الكبير الطبرانی: ۳/ ۳۳۶ نے ابوما لک اشعری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث انقطاع و مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(كتاب المراسيل لابن أبي حاتم: ص ۹۰)

حدیث نمبر (۲۰): دعاء، جب بیت الخلاء میں جانے لگے: بسم الله.....“
(مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۴۳)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ترمذی (۶۰۶)، سنن ابن ماجہ (۲۹۷)، شرح السنة للبخاری (۱۸۷)، مسند البزار (۴۸۴) نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث ابواسحاق السبعمی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين، ص: ۱۱۰) اس حدیث کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔
حدیث نمبر (۲۱): دعاء، جب بیت الخلاء سے نکلے: الحمد لله الذي اذهب عني الاذى وعافاني . (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۴۳)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ابن ماجہ (۳۰۱) نے انس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے یہ سند اسماعیل بن مسلم المکی کے ضعیف اور قتادہ، حسن بصری ان دونوں کے مدلس ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۳۱۱، الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين، ص: ۵۶-۱۱۱) اس کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔

حدیث نمبر (۲۲): دعاء، جب وضو شروع کرے: بسم الله الرحمن

جواب: وضو کے شروع میں پوری بسم اللہ الرحمن الرحیم نبی ﷺ سے ثابت نہیں صرف ”بسم اللہ“ پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

(مصنف عبد الرزاق: ۲۰۵۳۵، سنن نسائی: ۷۸)

حدیث نمبر (۲۳): دعا، جو وضو کرتے ہوئے پڑھے: اللہم اغفر لی ذنبی ووسع لی فی داری وبارک لی فی رزقی . (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۴۳)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو عمل الیوم واللیلة للنسائی (۸۰)، عمل الیوم واللیلة لابن السنی (۲۸)، مسند أحمد ۴/ ۳۹۹، مسند ابویعلیٰ (۷۲۷۳) نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یہ حدیث منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (تمام المنة للألبانی، ص: ۹۵)

حدیث نمبر (۲۴): دعا، جب گھر سے نکلے: بسم اللہ توکلت علی اللہ ولا حول ولا قوة الا باللہ . (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۴۴)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ترمذی (۳۴۲۶)، سنن ابوداؤد (۵۰۹۵)، صحیح ابن حبان (۸۲۲)، السنن الکبریٰ للنسائی (۹۹۱۷)، عمل الیوم واللیلة لابن السنی (۱۷۸)، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/ ۲۹۶، کتاب الدعاء الطبرانی: ۱/ ۱۳۶، مسند البزار (۶۴۳۵) نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یہ حدیث ابن جریج کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص: ۱۰۲) اس روایت کی مکمل تفصیل کے لیے راقم کی کتاب ”صحیح حصن المسلم“ ص ۱۰۳ تا ۱۰۵ پڑھے۔

حدیث نمبر (۲۵): دعا، جب مسجد میں داخل ہو اور دعا جب مسجد سے باہر

نکلت: بسم اللہ والصلوة والسلام علی رسول اللہ“ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۴۳)

جواب:..... ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ابن ماجہ (۷۷۱)، مصنف ابن ابی شیبہ (۳۰۳۸۳)، مسند اسحاق بن راہویہ (۱۸۸۳)، مسند أحمد: ۲۸۳/۶، ح ۲۶۴۶۰، مسند ابویعلیٰ (۶۷۵۴) نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے یہ حدیث لیث بن ابی سلیم کے ضعیف و مدلس اور فاطمہ بنت حسین کے ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص ۲۱۵، تہذیب التہذیب لابن حجر: ۶/۲۰۹)

حدیث نمبر (۲۶):..... دعاء، جب کھانا شروع کرے: ”بسم اللہ وعلیٰ برکۃ اللہ“ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۴۵)

جواب:..... ضعیف ہے۔ یہ حدیث مستدرک حاکم: ۳۶/۵، ح ۷۲۳۶ نے روایت کی ہے یہ حدیث عبد اللہ بن کیسان المروزی کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر: ۳/۶۱۹)

حدیث نمبر (۲۷):..... دعاء جب کپڑے پہنے: الحمد للہ الذی کسانى ما اوارى به عورتى واتجمل به في حياتى . (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۴۵)

جواب:..... ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ترمذی (۲۵۶۰)، سنن ابن ماجہ (۳۵۵۷)، مصنف ابن ابی شیبہ: ۹۵/۶، مسند أحمد: ۱/۴۴، عبد بن حمید (۱۸)، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۲۷۲) نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یہ حدیث ابو علاء الشامی کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اس کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔ (تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۴۲۰)

حدیث نمبر (۲۸):..... دعاء، جب کھانے سے فارغ ہو: الحمد للہ الذی

اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمين . (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۲۵)

جواب:..... ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ابوداؤد (۳۸۵۰)، سنن ترمذی (۳۴۵۷)، سنن ابن ماجہ (۳۲۸۳)، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۲۸۸)، (۲۹۰)، مصنف ابن ابی شیبہ: ۵/۱۳۸-۱۳۹، مسند أحمد: ۳/۳۲-۹۸، کتاب الدعاء الطبرانی (۸۹۸)، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۴۶) نے ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث اسماعیل بن رباح اور رباح ان دونوں راویوں کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اس روایت کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔ (تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۳۳-۱۰۰)

حدیث نمبر (۲۹):..... دعا، جب نیا چاند دیکھے: ”اللہم اہلہ علینا باليمن والایمان والسلامۃ والاسلام والتوفیق لما تحب وترضی ربی وربک اللہ“
(مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۲۷)

جواب:..... ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ترمذی (۳۴۵۱)، سنن الدارمی: ۳/۴-۳/۲، مسند احمد: ۱/۱۶۲، تاریخ کبیر: ۲/۱۰۹، مسند عبد بن حمید (۱۰۳)، مسند ابویعلیٰ (۶۶۱، ۶۶۲)، کتاب الدعاء الطبرانی (۹۰۳)، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۶۴۱)، الکامل لابن عدی: ۳/۱۱۲۱، مستدرک للحاکم: ۴/۲۸۵، تاریخ بغداد ۴/۳۲۴، ۳۲۵، کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۲/۱۳۶ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث سلیمان بن سفیان المدنی کے متروک، منکر الحدیث ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اس روایت کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔

(تہذیب التہذیب لابن حجر: ۲/۴۰۵، ۴۰۶)

حدیث نمبر (۳۰): دعا، جب آئینے میں اپنا چہرہ دیکھے، اللہم حسنت خلقی فحسن خلقی . (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۴۷)

جواب: اس حدیث کو عمل الیوم واللیلة لابن السنی: (۱۶۳) نے سیدنا علیؑ سے روایت کیا ہے یہ حدیث الحسین بن ابی السری کے متروک اور عبد الرحمن بن اسحاق کے ضعیف اور نعمان بن سعد کے مجہول ہونے کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ اس روایت کا ایک شاہد وہ بھی موضوع (جھوٹا) ہے۔

(تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۷۵-۱۹۸، ۳۵۸)

حدیث نمبر (۳۱، ۳۲): دعا، جب کوئی خوشی پیش آئے: الحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات“ جب کوئی بات ناگوار پیش آئے: الحمد لله علی کل حال . (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۴۷)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ابن ماجہ (۳۸۰۳)، مستدرک للحاکم (۱۸۴۰)، عمل الیوم واللیلة لابن السنی (۳۷۸)، شعب الایمان للبیہقی (۴۳۷۵)، الآداب للبیہقی (۷۱۸)، کتاب الدعاء الطبرانی: ۲/۲۹، المعجم الاوسط الطبرانی: ۶/۳۷۵، معجم ابن عساکر (۴۱۹) نے سیدہ عائشہؓ سے روایت کیا ہے، اس روایت میں زہیر بن محمد ابوالمنذر الخراسانی المروزی کے بارے میں امام المحدثین امام بخاری اور دیگر محدثین نے کہا ہے اس سے اہل شام کی روایات منکر ہیں اور اہل بصرہ کی اس سے روایات صحیح ہیں۔ (تہذیب التہذیب: ۲/۲۰۶) اور زہیر بن محمد سے روایت کرنے والا ولید بن مسلم شامی ہے، نیز ولید بن مسلم تدلیس تسویہ کرتا تھا، اس نے سماع مسلسل کی صراحت نہیں کی۔ (الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص ۱۴۶) علاوہ ازیں اس کے دیگر تمام شواہد ضعیف ہیں۔

حدیث نمبر (۲۲): رضیت باللہ ربا وبالا سلام دینا وبمحمد (ﷺ) نبیاً . تین تین بار صبح وشام پڑھے۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۵۲)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو مصنف ابن ابی شیبہ: ۷۸/۹، مسند ابن ابی شیبہ: ۱۰/۲، سنن ابن ماجہ (۳۸۷۰)، الآحاد لابن ابی عاصم (۴۷۱)، الاستیعاب لابن عبد البر: ۴/۶۸۱/۳۰۱۰، مسند أحمد: ۵/۳۶۷، سنن أبوداؤد (۵۰۷۲)، عمل اليوم والليلة للنسائی (۴)، مستدرک للحاکم: ۱/۵۱۸، عمل اليوم والليلة لابن السنی (۲۴) نے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث سابق بن ناجیہ کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اس حدیث کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔ (تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۱۱۶)

تنبیہ: مذکورہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن درج ذیل متن کے ساتھ صحیح ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جو شخص یہ ”رضیت باللہ ربا وبالا سلام دینا وبمحمد رسولاً“ پڑھے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (عمل اليوم والليلة للنسائی (۵)، اسنادہ صحیح)

حدیث نمبر (۲۴): سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول میں آپ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں میں دعا میں آپ پر کس قدر درود بھیجوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو میں نے عرض کیا چوتھائی حصہ، آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اگر اُس سے زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، آدھا حصہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: اگر میری ساری دعا آپ ﷺ پر درود ہی ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو درود تیرے غموں کا

مداوا ہوگا اور تیرے گناہ بھی بخش دیے جائیں گے۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۵۵)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ترمذی مع تحفة الاحوذی : ۱۹۷/۷، مسند احمد: ۱۳۶/۵، مسند عبد بن حمید (۱۷۰)، مستدرک للحاکم: ۳۰۸/۴، السنن الکبری للبیہقی: ۳۵۸/۷، ح ۱۰۵۷۷، ابونعیم فی الحلیۃ: ۳۷۷/۸ نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث سفیان ثوری کی تدلیس اور عبد اللہ بن محمد بن عقیل کو جمہور محدثین کے ضعیف کہنے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص ۳۹، ۴۰ و تہذیب التہذیب لابن حجر: ۲۵۹/۳، ۲۶۰)

حدیث نمبر (۳۵): سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ میرا ایک بھائی ہے اور اس کو تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تکلیف ہے۔ اُس نے کہا کہ اُس پر آسیبی اثر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لے کر آؤ، چنانچہ اس کو لایا اور آپ ﷺ کے سامنے بٹھا دیا۔ آپ ﷺ نے اس پر سورۃ فاتحہ، سورۃ بقرہ کی ابتدائی چار آیتیں، والہکم الہ واحد اور آیت الکرسی، سورۃ بقرہ کی آخری تین آیتیں، سورۃ آل عمران کی ایک آیت شہد اللہ انہ لا الہ الا هو.... سورۃ اعراف کی ایک آیت ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض..... سورۃ مومن کی آخری آیات فتعالی اللہ الملک الحق.... سورۃ جن کی آیت وانہ تعالیٰ جد ربنا.... سورۃ صافات کی ابتدائی دس آیات، سورۃ حشر کی آخری تین آیات، قل هو اللہ احد اور معوذتین پڑھ کر دم کیا، وہ آدمی اس طرح کھڑا ہو گیا کہ گویا کبھی بیمار ہی نہ ہوا تھا۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۹۵)

جواب: سخت ضعیف ہے۔ اس حدیث کو مسند احمد ۱۲۸/۵، ح

۲۱۲۳۲، سنن ابن ماجہ (۳۵۴۹)، مستدرک الحاکم: ۵/۳۲۸، ح ۸۴۴۰ نے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث یحییٰ بن ابی حنیہ ابو جناب الکوفی کی تدلیس اور سخت ضعیف ہونے کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ (الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص ۸۱، و تہذیب التہذیب لابن حجر: ۶/۱۳۰)

حدیث نمبر (۳۶): سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کے وقت تین مرتبہ اعوذ باللہ من السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور اس کے بعد سورۃ حشر کی آخری تین آیتیں ہو اللہ الذی سے آخر سورت تک پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو شام تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر اس دن میں وہ مر گیا تو شہادت کی موت حاصل ہوگی اور جس نے شام کو یہی کلمات پڑھ لیے تو یہی درجہ اس کو حاصل ہوگا۔

(مختصر الحزب الأعظم: ص ۲۱۰)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ترمذی (۲۹۲۲)، سنن الدارمی: ۲/۴۵۸، مسند احمد ۵/۲۶، المعجم الکبیر الطبرانی: ۲۰/۲۲۹، کتاب الدعاء الطبرانی (۳۰۸)، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۸۰)، شعب الایمان للبیہقی: ۵/۴۴۱، ۴۴۲ نے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث خالد بن طہمان کے اختلاط اور نافع بن ابی نافع ہوا بوداؤد نفیع بن حارث کے سخت ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(تہذیب التہذیب لابن حجر: ۳/۸۶، ۱۰/۳۶۷)

حدیث نمبر (۳۷): ”ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار.“ ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت

میں بھی نیکی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔“ دوسری احادیث سے طواف میں بھی پڑھنا ثابت ہے۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۴۵)

جواب:..... ضعیف ہے۔ اس حدیث کو الاحادیث المختارة للمقدسی:

(۳۶۱)، معرفة السنن والآثار للبيهقي (۳۰۵۴)، السنن الكبرى للنسائي (۳۹۳۴)، المنتقى لابن الجارود (۴۵۶)، سنن ابو داؤد (۱۸۹۲)، صحيح ابن حبان (۳۸۲۶)، صحيح ابن خزيمة (۲۷۲۱)، مسند أحمد: ۴۱۱/۳، ح: ۱۵۴۳۵، مسند الشافعي (۶۰۷)، مصنف ابن أبي شيبة (۲۹۶۳۲)، مصنف عبد الرزاق (۸۹۶۳)، مستدرک الحاکم (۱۶۷۳)، شعب الایمان للبيهقي (۴۰۴۵) نے عبد اللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث عبید مولیٰ سائب راوی کے ”مجہول“ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نیز اس کے بیٹے یحییٰ بن عبید میں بھی نظر ہے۔ (تحریر تقریب التہذیب: ۴۲۴/۲) اس روایت کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔

حدیث نمبر (۳۸):..... زمزم پینے کے بعد جو کہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔ یہ دعا مسنون ہے: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ . ”اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں نفع دینے والا علم اور کثادہ روزی اور ہر بیماری سے پوری شفاء۔“ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۸۱)

جواب:..... ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ابن ماجہ (۳۰۶۲) نے جابر بن

عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، یہ حدیث عبد اللہ بن مول کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔ (تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۱۹۳)

حدیث نمبر (۳۹):..... سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دو تین مرتبہ کہا: واذنوباء، واذنوباء، واذنوباء (ہائے میرے گناہ، ہائے میرے گناہ، ہائے میرے گناہ) رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ یوں کہو ”اللہم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی“ انہوں نے یہ دعا پڑھی، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کہو، انہوں نے پھر دہرائی، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کہو، انہوں نے پھر دہرائی، آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۹۱، ۹۲)

جواب:..... سخت ضعیف ہے۔ اس حدیث کو مستدرک للحاکم: ۲/ ۱۰۰، ح: ۲۰۳۲ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث سخت ضعیف ہے کیونکہ عبید اللہ بن محمد بن حنین، عبید اللہ بن محمد بن جابر بن عبد اللہ اور محمد بن جابر بن عبد اللہ ان تینوں راویوں کے کتب اسماء الرجال میں حالات نہیں ملے۔ واللہ اعلم
نیز اسماعیل بن محمد بن الفضل الشعرانی بھی مجہول ہے اور الفضل الشعرانی راوی ضعیف ہے۔ (لسان المیزان لابن حجر: ۴/ ۴۲۸)

حدیث نمبر (۴۰):..... اللہم اذهب عنی الهم والحزن ”اے اللہ! میرے دل سے فکر اور غم سب نکال دے۔“ ہر فرض نماز کے بعد بسم اللہ کے ساتھ پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۲)

جواب:..... موضوع (جھوٹی) ہے۔ اس حدیث کو عمل الیوم واللیلة لابن السنی (۱۱۲)، المعجم الاوسط الطبرانی (۲۴۹۹)، وابونعیم فی الحلیة: ۳۰۱، ۳۰۲ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
یہ حدیث راوی زید العمی کے سخت ضعیف ہونے اور سلام المدائنی کے کذاب ہونے کی وجہ سے موضوع (جھوٹی) ہے۔ (تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۱۴۱)

حدیث نمبر (۴۱): ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورت الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۲۱۲)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو السنن الترمذی (۲۸۹۴)، المستدرک الحاکم: ۱/۵۶۶، تفسیر قرطبی: ۲/۱۴۶ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث راوی یمان بن مغیرہ کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اس روایت کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔ (تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۳۸۸)

حدیث نمبر (۴۲): **صلوة تنجینا:** اللہم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد صلوة تنجینا بها من جمیع الاهیال والافات وتقضی لنا بها جمیع الحاجات وتطهرنا بها من جمیع السيئات وترفعنا بها اعلی الدرجات وتبلغنا بها اقصى الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوة وبعد الممات انک علی کل شیء قدير . (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۹۲)

جواب: خود ساختہ ہے۔ یہ صلوة تنجینا خود ساختہ ہے۔ دنیا کی کسی بھی حدیث کی کتاب میں نہیں ہے۔

حدیث نمبر (۴۳): **اللہم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی** طرفہ عین واصلح لی شانئ کلہ لا الہ الا انت یا حی یا قیوم برحمتک استغیث . ”اے اللہ! صرف تیری رحمت کا آسرا رکھتا ہوں مجھے تو پلک جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے سب کام درست فرما دے معبود کوئی نہیں تیرے سوا اے زندہ رہنے والے اور سب جہان کی ہستی قائم رکھنے والے تیری رحمت کی دھائی ہے۔ غم

و فکر دور کرنے کے لیے دعا نبوی ہے۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۸۷-۸۸)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو السنن ابوداؤد (۵۰۹۲)، السنن الکبریٰ للنسائی (۱۰۴۸۷)، مسند أحمد (۶۵۱)، مسند ابوداؤد الطیالسی (۸۶۹)، مصنف ابن ابی شیبہ (۳۶۱۶)، عمل اليوم واللیلة للنسائی (۶۵۱)، عمل اليوم واللیلة لابن السنی (۳۴۲)، صحیح ابن حبان (۹۷۰)، شعب الایمان للبیہقی (۷۵۹) نے ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث جعفر بن میمون کو جمہور محدثین کے ضعیف کہنے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (العلل و معرفة الرجال: ۵۸/۳)

حدیث نمبر (۴۴): اللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلٰی عِنْدِ كَبْرِ سُنٰی و انقطاع عمری . ”اے اللہ! میرا سب سے زیادہ فراغت کا رزق میرے بڑھاپے اور میری آخری عمر میں مقرر فرما دے۔“ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ دعا منقول ہے۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۰۲)

جواب: سخت ضعیف ہے۔ اس حدیث کو المستدرک الحاکم: ۹۹/۲، ح: ۲۰۲۵، المعجم الاوسط الطبرانی (۳۶۱۱) نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث عیسیٰ بن میمون مولیٰ القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق کے متروک اور منکر الحدیث ہونے کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ (تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۲۷۲)

حدیث نمبر (۴۵): بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ ، اَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ .

(مختصر الحزب الأعظم: ص ۱۸۴، ۱۸۵)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن نسائی (۱۱۷۶)، سنن ابن ماجہ (۹۰۲) نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث اس سند و متن کے ساتھ راوی ابو زبیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص ۱۲۰)

حدیث نمبر (۴۶): سیدنا روفیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس طرح کہے: ”اللہم صل علی محمد و انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامۃ“ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۲۱)

جواب: ضعیف ہے۔ اس حدیث کو مسند أحمد ۱۰۸/۴، مسند البزار: ۴/۴۵، ح: ۳۱۵۷، فضل الصلاة علی النبی ﷺ از اسماعیل بن اسحاق القاضی (۵۳)، المعجم الكبير للطبرانی: ۵/۱۳، ۱۴، ح: ۴۴۸۰، ۴۴۸۱، المعجم الاوسط للطبرانی: ۱/۱۸۷ نے روفیع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث وفاء بن شریح الحضرمی کے مجہول الحال ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(تحریر تقریب التہذیب: ۴/۶۰)

حدیث نمبر (۴۷): ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میرے لیے وسیلہ کی دعا کرے گا اس پر میری شفاعت اتر پڑے گی یعنی محقق ہو جائے گی۔ دوسری جگہ ارشاد ہے کہ واجب ہو جائے گی۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۲۳)

جواب: یہ روایت موضوع من گھڑت ہے اس کو گھڑنے والا عبد الملک بن ہارون بن عسکرہ راوی کذاب اور متروک ہے۔ یہ جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا۔

(میزان الاعتدال للذہبی: ۲/۶۶۶)

حدیث نمبر (۴۸): ”القول البدیع“ میں نبی ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ جو یہ درود شریف ”اللہم صل علی روح (سیدنا) محمد فی الارواح وصل علی جسد (سیدنا) محمد فی الاجساد وصل علی قبر (سیدنا) محمد فی القبور“ ”خداوند! اپنی خاص رحمت نازل فرما سیدنا محمد کی روح پر درمیان ارواح تمام انبیاء کے اور آپ کے جسم اطہر پر درمیان جسموں تمام انبیاء کے اور سیدنا محمد ﷺ کی قبر پر درمیان قبروں تمام انبیاء کے۔“ پڑھے گا۔ وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا میں اُس کی سفارش کروں گا اور میں جس کی سفارش کروں گا وہ میرے حوض سے پانی پئے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو جہنم پر حرام کر دے گا۔ (مختصر الحزب الأعظم: ص ۲۳-۲۴)

جواب: یہ روایت خود ساختہ ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ امام سخاوی رحمہ اللہ (۸۳۹ھ، ۹۰۲ھ) اس روایت کو اپنی کتاب ”القول البدیع: ص ۱۱۷“ پر نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں اس روایت کو ابوالقاسم السبکی (ہو محمد بن أحمد بن محمد بن الحسین، المتوفی ۶۷۷ھ) نے اپنی کتاب ”الدر المنتظم فی المولد المعظم“ میں ذکر کیا ہے، لیکن اس روایت کی کوئی اصل نہیں۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ ابوالقاسم السبکی بھی ساتویں صدی کا ہے اس نے اس کی سند نہیں دی۔ لہذا امام سخاوی رحمہ اللہ کی بات سو فیصد درست ہے کہ یہ روایت بے اصل ہے۔

حدیث نمبر (۴۹): رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس صدقہ کے لیے کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ درود ”اللہم صل علی سیدنا محمد عبدک ورسولک وصل علی المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات“ ”خداوند! اپنی خاص رحمت نازل فرما سیدنا حضرت محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور رحمت نازل فرما تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں پر اور سب مسلمان مردوں اور سب

مسلمان عورتوں پر۔“ پڑھ لیا کرے وہ اس کے لیے باعث تزکیہ ہوگی۔

(مختصر الحزب الأعظم: ص ۲۷، ۱۶۰)

جواب:..... ضعیف ہے۔ اس حدیث کو صحیح ابن حبان ۳/ ۷۶، ح:

۹۰۰، الادب المفرد للبخاری (۶۴۰)، المستدرک للحاکم: ۴/ ۱۳۰ نے

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث دراج راوی کے ضعیف ہونے کی وجہ سے

ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۹۷)

تنبیہ:..... اس روایت میں ”سیدنا“ کا اضافہ صاحب کتاب نے خود کیا ہے،

حدیث کی کسی کتاب میں نہیں ہے۔ نعوذ باللہ۔

حدیث نمبر (۵۰):..... ”ان لله وملكته يصلون على النبي يا ايها

الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ليك اللهم ربي وسعديك

صلوات الله البر الرحيم والملائكة المقربين والنبين والصدّيقين

والشهداء والصالحين وما سبح لك من شيء يا رب العلمين على

سيدنا محمد بن عبد الله خاتم النبیین وسيد المرسلين وامام المتقين

ورسول رب العلمين الشاهد البشير الداعي اليك باذنك السراج المنير

وعليه السلام. ” بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی کے اوپر اے

ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام بھیجو سلام کے طریقہ پر۔ خداوند! میرے پروردگار

میں حاضر ہوں اور تیرے دین کی مدد کرتا ہوں محسن اور مہربان خدا کی رحمتیں ہوں اور مقرب

فرشتوں اور تمام نبیوں اور تمام صدیقوں اور تمام شہیدوں اور نیک لوگوں کی جانب سے اور

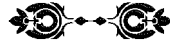
دُرودیں ہوں اے رب العالمین ہر اس چیز کی جانب سے جو تیری تسبیح کرتی ہے ہمارے

سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ پر جو سب سے آخر میں آئے اور سب رسولوں کے سردار

اور متقیوں کے پیشوا اور تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول ہیں جو گواہ ہیں اور خوش خبری دینے والے ہیں اور تیرے حکم سے تیری طرف مخلوق کو بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں اور ان پر سلام ہو سب کا۔“

سیدنا علیؑ سے مروی ہے کہ وہ اس طرح درود (جو مذکور ہے) پڑھتے تھے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ میں یہی درود (جو مذکور ہے) پڑھا تھا اور لوگوں کے پوچھنے پر تعلیم فرمایا تھا۔ (مختصر الحزب الاعظم: ص ۲۸-۲۹)

جواب: یہ روایت خود ساختہ ہے اس کی کوئی اصل نہیں، امام سخاوی رحمہ اللہ (۸۳۹ھ، ۹۰۲ھ) نے اس روایت کو اپنی کتاب ”القول البدیع: ص ۱۲۲“ پر نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اس روایت کو القاضی عیاض نے ”الشفاعا“ میں (بغیر سند) کے نقل کیا ہے (قاضی عیاض غالباً چھٹی یا ساتویں صدی کے ہیں) میں اس روایت کی اصل سے واقف نہیں (یعنی یہ روایت بے اصل ہے) راقم الحروف کہتا ہے کہ اگر ہمیں اپنی ایمان کی سلامتی چاہیے تو ہمیں اس طرح کی بے اصل اور من گھڑت روایات سے بچنا ہوگا، ورنہ حدیث نبوی میں جھوٹی بات منسوب کرنے کی وعید جہنم ہے۔



مصنف کی دیگر کتب

- ۱: الصحیفة فی الأحادیث الضعیفة من سلسلة الأحادیث الضعیفة للالبانی (حصہ اول مطبوعہ)
- ۲: الصحیفة فی الأحادیث الضعیفة من سلسلة الأحادیث الضعیفة للالبانی (حصہ دوم، زیر تکمیل)
- ۳: رفع یدین، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور محدثین کی نظر میں۔
- ۴: بسم اللہ بالجہر کا تحقیقی جائزہ۔
- ۵: کیا ہمیں رکعات نماز تراویح سنت ہے؟
- ۶: صحیح مسنون اذکار اور دعائیں۔
- ۷: صحیح حصن المسلم (تحقیق و تخریج، مطبوعہ)
- ۸: صحیح حصن المسلم و ضعیف حصن المسلم (تحقیق و تخریج، مطبوعہ)
- ۹: کتاب الضعفاء والمتروکین (جلد اول، مطبوعہ)
- ۱۰: کتاب الضعفاء والمتروکین (جلد دوم، زیر تکمیل)
- ۱۱: نماز جنازہ میں دائیں طرف ایک سلام پھیرنا سنت ہے (مطبوعہ)
- ۱۲: نماز وتر کا مسنون طریقہ (مطبوعہ)
- ۱۳: نماز کا صحیح مسنون طریقہ۔
- ۱۴: قربانی کے تین دن ہیں۔

۱۵: کتاب الثقات۔

۱۶: مقالات سلفی۔

۱۷: مختصر الحزب الاعظم کی شرعی حیثیت قرآن و سنت کی روشنی میں میں۔ (مطبوع)

۱۸: قربانی و عیدین کے صحیح احکام و مسائل۔ (زیر تکمیل)

۱۹: اصول الحدیث و اصول تحقیق و تخریج۔ (زیر طبع)

۲۰: علم اسماء الرجال و علم جرح و تعدیل۔ (زیر تکمیل)۔



مختصر الحزب الاعظم سے قرآنی آیات میں اور صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث میں خود ساختہ عربی کے اضافے کا ثبوت

نوٹ:..... مختصر الحزب الاعظم کے پڑھنے والوں کے لیے لمحہ فکریہ نیز ہر قرآنی آیت اور حدیث کی خود ساختہ عربی کو انڈر لائن کر دیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کو شناخت کرنے میں آسانی ہو سکے۔